بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر مزید فضل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مؤمن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپ کے غلام صادق کا زمانہ بھی ہے اور اسوہ ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 4۔ستمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دنیادار شخص کو جب یہ کہا جائے کہ اگر کسی میں حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو اسے دنیا جہان کی سب نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہ یقیناً یہ کہے گا کہ یہ سب فضول باتیں ہیں اور مذہب کے نام پر اپنے اردگرد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل مذہب کے نام پر بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کے ذاتی مفاد ہوتے ہیں لیکن نہ تو ان میں خود تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے پیچھے چلنے والوں میں تقویٰ ہوتا ہے لیکن اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں حقیقی ادراک رکھتی ہیں تقویٰ کا۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کاروباروں میں لگے ہونے کے باوجود تقویٰ کی تلاش کرتے ہیں اور تقویٰ پر چلتے ہیں۔ مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں جو نعمت ملتی ہے اس پہ اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر اس کے جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے تھوڑے پر بھی خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے متقی کو اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر مزید فضل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مؤمن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپ کے غلام صادق کا زمانہ بھی ہے اور اسوہ ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں نصف حصے کے مالک تھے جائیداد کے۔ آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ اور بڑی تنگیاں ہوئی تھیں مگر پھر بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔ اس حالت کا نقشہ آپ نے اس طرح کھینچا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں کہ

لفاظات الموائد کان اکلی   وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔

آج ہم احمدیوں کا ایمان یقیناً اس بات سے بڑھتا ہے جب ہم آپ کے ابتدائی زمانے اور بعد کے زمانے کو دیکھتے ہیں۔ اس حالت کا مزید نقشہ کھینچتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح بھی بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی مگر جب آپ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ آپ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا کوئی کام نہیں کرتا۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں کوئی کام کر لے تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے میں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آگئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آکر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدا تھی اور پھر ابھی انتہا نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا اور علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ آپ کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا شروع زمانے میں اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔ کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارہ کر لیتے۔ خدا کی قدرت ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان نہیں بلکہ قادیان سے باہر دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔ اس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آج آپ کے لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں قادیان میں بھی ربوہ میں یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔ پس ایک لنگر کے نظام کو ہی اگر کوئی غور کرنے والا دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے بہت بڑا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں میں تو یقیناً یہ اضافے کا باعث بنتا ہے اور پھر اگر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس سارے نظام کو چلانے کے لئے مالی قربانی کی روح افراد جماعت میں پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی اسی تقویٰ کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑ کر ہم میں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں اس میں سے بڑے باریک نکات نکالتے ہیں اور وہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے یعنی باریک روٹی چپاتی جو ہوتی ہے پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرے تلاش کر رہے ہیں لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز ہمارے ساتھ لگا دی ہے ورنہ دین کی یعنی کھانا کھانا اور خوراک انسان کا ضرورت ہے ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی جو آپ کی تھی ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک

لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو اسلام اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ آپ کا کھانا کھانا بھی ایک مجبوری تھی۔ اصل فکر آپ کو دین کی تائید کی تھی اسلام کی ترقی کی تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔ پھر اس کھانے کے انداز سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا تسبیح کے مضمون کی مزید وضاحت قرآن کریم کے اس حصہ آیت کہ **یسبح للہ ما فی السموت و ما فی الارض**۔ زمین و آسمان کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے حضرت مصلح موعود نے یہ نکتہ نکالا ہے فرماتے ہیں جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یسبح للہ ما فی السموت و ما فی الارض۔ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک تو سننا ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مؤمن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے کھانا ختم کرے تو الحمد للہ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مؤمن کا تسبیح کرنا کیا ہے وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔

جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے الحمد للہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے اصل میں یہی تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے ان کو دیکھ کے جب انسان شکر گزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رات دن کھاتے اور پیتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہیں دریاؤں کو دیکھتے ہیں سبزہ زاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں درختوں اور کھیتوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھتے ہیں پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنتے ہیں مگر ان کے دلوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں بھی ان چیزوں کے مقابلے میں تسبیح پیدا ہوتی ہے۔ پس ہر شکر گزاری جو ہے جب وہ انسان کسی چیز کی کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا ہے تو سبحان اللہ پڑھتا ہے تو جو انسان کی تسبیح ہے اصل میں وہ ان چیزوں کی جو تسبیح ہے اس کا اظہار انسان کے منہ سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس اس تسبیح کے اس انداز کو بھی ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تقویٰ تو یہی ہے کہ اس قسم کی تسبیح ہمارا معمول بن جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان ام الالسنۃ ہے حالانکہ میکس مولر وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان ام الالسنۃ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنۃ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دئے کہ معترض خود ہی پھنس گیا۔ آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں ''میرے پانی'' کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا my water۔ آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مائی کہنے سے ہی مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ my water زیادہ مختصر ہے یا مائی۔ وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ دشمن کی تلواریں ٹوٹ گئیں اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے جنہوں نے تاریخی کتب کی چھان بین کر کے دشمن کے اعتراضات کو رد کر دیا اور خود مخالفین کے بزرگوں کی کتابیں کھول کر بتایا کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے صاف کر دیا۔

پس آج بھی جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے علم کلام سے ہم اس کا منہ بند کر سکتے ہیں اس لئے اس

طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔ بعض لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کے سینے بھی مزید کھولتا ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کم علمی کے باوجود عالم بننے کے شوق میں غیر ضروری باتیں کر جاتے ہیں اور جن سے بعض دفعہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں بلکہ مخالفین کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ہیں دونوں طرف افراط وتفریط کرتے ہیں کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا حالانکہ اصل طریق وسط ہی ہے۔ انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے تغیر پیدا کرتا ہے تو پھر دنیا اسے تغیر سے روک نہیں سکتی۔

پھر بعض لوگوں کی غلط سوچیں جو ہیں ان کے بارے میں بھی بیان کیا حضرت مصلح موعود نے۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراھیم ہیں نوح ہیں موسیٰ ہیں عیسیٰ ہیں محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت کہتا ہے کہ تو محمد ہے۔ لوگ اسے سمجھانے لگے تو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تو محمد ہے تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں کوئی اثر نہیں ہوگا۔ جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمد ہو۔ آپ نے فرمایا جب وہ مجھے کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو عیسیٰ والی صفات مجھے دیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات مجھے دیتا ہے اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ ہر وقت محمد کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا دیتا تو کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا دیکھو سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی اسے بلا کر اس کے سامنے کھانے کے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے یہ زردہ ہے۔ خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا شیطان مذاق کرتا ہے۔ اگر آپ کو محمد کہا جاتا ہے تو پھر قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے خدا نہیں ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھاتا ہے۔ اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ دیکھا اور یہی آپ کی پیشگوئی در بارہ مصلح موعود جو تھی وہ خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور یہی خلافت احمدیہ کے قیام کی خوشخبری جو دی تھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے اس کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان وایقان میں ترقی عطا فرمائے اور وہ ان باتوں کو سمجھنے والا ہو۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کے جنازہ کا اعلان فرمایا جنکی 31/اگست اور یکم ستمبر 2015ء کو 87 سال کی عمر میں وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان کی نواسی تھیں اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے اور میری پھوپھی بھی تھیں وہ۔ 17/اکتوبر 1928ء کو ان کی پیدائش ہوئی تھی قادیان میں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین ☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 4th August 2015

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

سیدنا حضور انور کی منظوری سے مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 25 جولائی تا 15 اکتوبر 2015ء اپنی ڈائمنڈ جوبلی منا رہی ہے۔

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB